حضرت ایمن بن عبید رضی اللہ عنہ اور بکر بن شداخ رضی اللہ عنہ کے حالات اور مرویات کی روشنی میں مطالعہ سیرت

حافظ محمد صدیق ☆

Abstract:

"The companions of the Holy Prophet (PBUH), known as Sahaba, accepted Islam without any fear of troubles and atrocities. They are like shining stars in the sky. They were the persons who readily responded to the call of the Holy Prophet Muhammad (PBUH) when he came out with the message of the Oneness of Allah. They set forth examples which will serve as a beacon for the Truth and Righteousness for the generations to come. They served, preserved and spread the faith with their deeds and practical conduct. They embraced Islam with utmost sincerity and with true heart, so they endured all the hardships for the sake of Allah with dignity and honour. They listened to what the Holy Prophet (PBUH) said, followed as they were instructed, practiced what he showed to them. No prophet or Messenger had ever been able to get such devoted, faithful, loyal and sincere companions as those the Holy Prophet (PBUH). Their obedience and belief has set an example for a common Muslim for achieving eternal success. We have to follow their footprints if we want to succeed in our lives. In this article, two of the companions of the Prophet is studied throwing light on the Seerah of the Prophet (ﷺ).

☆ لیکچرار/ریسرچ ایسوسی ایٹ، کلیہ شریعہ وقانون، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، اسلام آباد

حضرت ایمن بن عبید رضی اللہ عنہ کے حالات

نام ونسب

آپ رضی اللہ عنہ کا نام ایمن والد کا نام عبید اور ماں کا نام ام ایمن رضی اللہ عنہ جو نبی کریم ﷺ کی رضاعی والدہ تھیں۔ آپ رضی اللہ عنہ کا کامل سلسلہ نسب یہ ہے۔ ایمن بن عبید بن عمرو بن بلال بن ابی الحرباء بن قیس بن مالک بن سالم بن غنم بن عوف بن الخزرج۔[۱]

پیدائش

ابوعمر آپ رضی اللہ عنہ کے بارے میں کہتے ہیں کہ ایمن بن عبید الحبشی ام ایمن کے بیٹے اور اسامہ بن زید کے اخیافی بھائی ہیں۔ عہد جاہلیت میں آپ کی ماں ام ایمن رضی اللہ عنہ نے عبید بن عمر سے شادی کر لی تھی پھر آپ مکہ آئے اور وہاں ٹھہرے رہے پھر یثرب (مدینہ) گئے اور وہاں ایمن رضی اللہ عنہ پیدا ہوئے۔[۲]

جب یثرب میں آپ رضی اللہ عنہ کے والد عبید فوت ہوئے تو آپ رضی اللہ عنہ کی والدہ محترمہ آپ کو لے کر واپس مکہ مکرمہ آگئیں تو وہاں آپ کی والدہ ام ایمن رضی اللہ عنہ کا نکاح حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ سے ہوا اور اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ پیدا ہوئے اس نسبت کی وجہ سے حضرت ایمن رضی اللہ عنہ والدہ کی جانب سے حضرت اسامہ بن زید کے اخیافی بھائی کہلاتے ہیں۔[۳]

آپ رضی اللہ عنہ اپنے باپ کے نام کی بجائے ام ایمن رضی اللہ عنہ کی کنیت کی نسبت سے مشہور ہیں اور آپ رضی اللہ عنہ کے قبول اسلام اور شرف صحابیت پر تمام ارباب سیر کا اتفاق ہے کیونکہ آپ رضی اللہ عنہ خدمت نبوی میں مامور تھے۔

خدمت رسول

اسد الغابۃ میں امام ابن اسحاق کا بیان ہے کہ حضرت ایمن بن ام ایمن رضی اللہ عنہ بارگاہ نبوی میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مطہّرہ برادری کی خدمت سے سرفراز تھے یعنی طہارت اور وضو کے لیے پانی وغیرہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مہیا کیا کرتے تھے۔[۴]

غزوات میں شرکت

آپ رضی اللہ عنہ کے بارے میں اہل سیر صرف ایک غزوے کا ذکر کرتے ہیں کہ جس میں آپ رضی اللہ عنہ عہد رسالت میں شریک ہوئے وہ غزوہ حنین ہے۔ اس غزوہ حنین میں وہ تمام صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین شریک تھے جو مدینہ منورہ سے نبی کریم صلی اللہ عنہ کے ہمراہ مکہ آئے تھے اور اس غزوہ میں حصہ لیا۔ ان میں سے ایک حضرت ایمن بن ام ایمن رضی اللہ عنہ تھے۔

جب بنو ہوازن نے اپنی کمین گاہوں سے مسلمانوں پر تیروں کی بارش کی تو ان میں انتشار پھیل گیا اس نازک موقعہ پر جو آٹھ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ میدان جنگ میں ثابت قدم رہے ان میں حضرت ایمن رضی اللہ عنہ کا نام بھی آتا ہے۔

شہادت

حضرت ایمن بن ام ایمن رضی اللہ عنہ نے غزوہ حنین میں ہی جام شہادت نوش فرمایا۔ امام ابن اسحاق کا بیان ہے کہ حضرت عباس بن عبد المطلب نے ان اشعار میں آپ رضی اللہ عنہ کی طرف اشارہ کیا ہے وہ اشعار یہ ہیں:

نصرنا رسول اللّٰہ فی الدین سبعة
وقد فر من قد فر عنه فاقشعوا
وثامننا لاقی الحمام بنفسه
بما مسه فی الدین لا یتوجع(۵)

(ہم سات آدمیوں نے دین میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی مدد کی اور بعض لوگ بھاگ گئے اور آٹھویں شخص نے موت سے ملاقات کی اور جو تکالیف انہیں پہنچیں ل دین کی خاطر وہ ان سے دردمند نہیں ہوئے۔ اور وہ سات آدمی جن کا ذکر اس شعر میں ہے وہ یہ تھے: عباس، علی، فضل بن عباس، ابوسفیان بن حارث بن عبد المطلب، اسامہ بن زید اور یہ اہل بیت میں نہیں تھے ان میں حضرت ابوبکر اور حضرت عمر بن الخطاب رضوان اللہ علیہم اجمعین ہیں۔)

اور آٹھویں شخص حضرت ایمن رضی اللہ عنہ بن ام ایمن تھے جنہوں نے اس غزوہ میں جامِ شہادت نوش فرمایا۔ ان اشعار میں بھی آپ رضی اللہ عنہ کی طرف اشارہ ہے۔

علامہ اصبہانیؒ نے معرفۃ الصحابہ میں ذکر کیا ہے کہ جب آپ رضی اللہ عنہ کی شہادت ہوئی تو یہ آیت نازل ہوئی۔ فمن کان یرجو لقاء ربه(۶)

پس وہ کون ہے جو اپنے رب سے ملنے کی تمنا لیے ہوئے ہے۔(۷)

اولاد

حضرت ایمن بن ام ایمن رضی اللہ عنہ کا ایک بیٹا تھا جس کا نام حجاج تھا۔(۸)

مرویات حضرت ایمن بن ام ایمن رضی اللہ عنہ

آپ رضی اللہ عنہ کی مرویات کی تعداد کے بارے میں صحیح پتہ نہیں چلتا البتہ امام ابن کثیرؒ نے جامع المسانید والسنن میں ایک روایت بیان کی ہے(۹) اور صاحب معرفۃ الصحابۃ نے اسی روایت کو دو

متعدد طرق سے بیان کیا ہے جو ذیل میں درج ہیں:

"عن مجاهد وعطا عن ایمن رضی الله عنه قال: لم یقطع النبی صلی الله علیه وسلم السارق الافی ثمن المجن وکان ثمن المجن یومئذ دینارا"(۱۰)

(مجاہد اور عطاء حضرت ایمن سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ڈھال سے کم قیمت کی چیز کے چوری کرنے میں ہاتھ کاٹنے کا حکم نہیں دیا۔ اس زمانے میں ایک ڈھال کی قیمت ایک دینار تھی۔)

"عن ایمن رضی الله عنه وکان فقیها قال: یقطع السارق فی ثمن المجن وکان ثمن المجن علی عهد رسول الله علیه وسلم دینارا او عشرة دراهم "(۱۱)

(حضرت ایمن سے روایت ہے اور وہ فقیہ تھے انہوں نے کہا چور کا ہاتھ ایک ڈھال کی قیمت میں کاٹا جائے گا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زمانے میں ایک ڈھال کی قیمت ایک دینار یا دس درہم تھی۔)

احادیث کی روشنی میں نقوشِ سیرت

☆ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عہد میں معمولی چوری پر ہاتھ نہیں کاٹا جاتا تھا۔

☆ دس درہم اور ایک دینار کی مقدار میں چوری قطع ید کا نصاب ہے۔ فقہاء کے مابین اختلاف ہے احناف کی نزدیک دس درہم کی چوری پر ہاتھ کاٹا جائے گا۔ امام شافعی کے نزدیک ۴/۱ دینار قطع ید کے لیے کافی ہے۔

☆ امام مالک کے نزدیک تین درہم یا اس کے مساوی کسی چیز کی چوری پر ہاتھ کاٹا جائیگا۔

حضرت بکر بن شداخ رضی اللہ عنہ کے حالات

نام ونسب

آپ رضی اللہ عنہ کا نام بکر والد کا نام شداخ اور آپ رضی اللہ عنہ کے نام کے بارے میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ کا نام بکیر تھا چنانچہ آپ کا مکمل نام بکر بن شداخ اللیثی ہے۔ (۱۲)

ہشام بن الکلبی نے آپ رضی اللہ عنہ کا سلسلہ نسب اس طرح بیان کیا ہے:

" بکر بن شداد بن عامر بن الملوح بن یعمر ،وهو الشداخ بن عوف بن کعب بن عامر بن لیث اللیثی "(۱۳)

صاحب اسد الغابہ کہتے ہیں کہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے آپ رضی اللہ عنہ کا ذکر کیا ہے مگر نسب

بیان نہیں کیا۔کلبی نے آپ رضی اللہ عنہ کا نسب بیان کیا ہے اور آپ کا نام بکیر بتایا ہے اور والد کا نام کعب بن عامر بن لیث بن بکر بن عبد مناۃ بن کنانہ بن خزیمہ کنانی لیثی اور مزید کہتے ہیں کہ حق وہی ہے جو کلبی نے کہا کیونکہ وہ نسب کے عالم ہیں۔ (۱۴)

خدمت رسول صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت بکر رضی اللہ عنہ ان جلیل القدر اور عظیم الشان صحابہ میں سے ہیں جنہیں خدمت نبوی کا عظیم شرف حاصل ہوا۔عبد الما لک بن یعلی اللیثی آپ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کیا کرتے تھے اور آپ رضی اللہ عنہ اس وقت بچے تھے مگر جب بالغ ہوئے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کی: **یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم انی کنت ادخل علی اهلک وقد بلغت مبلغ الرجال.** اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں اب تک تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر جاتا تھا مگر اب میں بالغ ہو گیا ہوں (اب نہیں جا سکتا) تو نبی کریم صلی اللہ وآلہ وسلم ان کی اس دیانت داری سے خوش ہوئے اور فرمایا: **اللهم صدق قوله ولقه الظفر.** اے اللہ ان کی بات کو سچا رکھ اور ہمیشہ انہیں کامیابی عطا کر۔

چنانچہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا دور خلافت آیا تو آپ رضی اللہ عنہ ایک یہودی کو قتل کر آئے۔حضرت عمر کو یہ بات ناگوار گزری اور منبر پر چڑھ گئے اور فرمایا: **افیما ولانی اللہ واستخلفنی تقتل الرجال؟ اذکر اللہ رجلا کان عندہ علم الا اعلمنی۔** اللہ اکبر کیا میری حکومت میں اور میری خلافت میں لوگ قتل کیے جائیں گے۔میں اس شخص کو اللہ کی یاد دلاتا ہوں جسکے پاس یہ علم ہو کہ وہ مجھے رائے دے (کہ اس معاملہ میں کیا کرنا چاہیے) تو (اس کو سننے کے بعد) حضرت بکر بن شداخ کھڑے ہو گئے اور کہنے لگے کہ میں رائے دوں گا۔حضرت رضی اللہ عنہ نے فرمایا: **اللہ اکبر بؤف بدمه فهات المخرج.** اللہ اکبر تو نے ہی خون کا وبال لیا اچھا اب تو ہی اپنی نجات کی سبیل بتا رہا ہے تو انہوں نے کہا کیوں نہیں، میں بتاتا ہوں تو انہوں نے کہا: فلاں شخص جہاد میں گیا ہے اور وہ اپنے اہل وعیال کو میری حفاظت میں دے گیا چنانچہ میں اس کے دروازے پر گیا تو میں نے اس کے گھر میں اس یہودی کو پایا اور وہ یہ کہہ رہا تھا:

واشعت غرة الاسلاة منی
خلوت بعرسه لیل التمام
ابیت علی ترائبها ویمسی
علی قود الاعنة والحزام
کان مجامع الربلات منها
فئام ینهضون الی فئام

(اسلام کی پیشانی میری وجہ سے غبار آلود ہوگئی (یعنی میں نے اسلام کو ذلیل کیا ہے)
میں نے اس (مجاہد) کی بیوی سے ایک مکمّل رات خلوت کی۔ میں نے اس کے پہلو میں
پوری رات گزاری اور اس کی شوہر تمام دن (جہاد میں) گوڑے کی باگ اور تنگ کھینچ
آتا ہے اور اسکی اٹھی ہوئی رانوں کے جھکنے سے معلوم ہوتا تھا کہ گویا ایک گروہ دوسرے
گروہ کی طرف جھک رہا ہے۔)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کی بات سننے کے بعد تصدیق کی کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں دعا دی تھی کہ اے اللہ ان کی بات کو ہمیشہ سچا رکھ۔[۱۵]

شجاعت و بہادری

حضرت بکر رضی اللہ عنہ شجاعت و بہادری میں اپنی مثال آپ تھے اور اعلیٰ قسم کے شہسوار تھے۔ اسی وجہ سے شماخ نے یہ شعر آپ کے لیے کہا ہے:

وغیبت عن خیل بموقان اسلمت
بکیر بنی الشداخ فارس اطلال

اور تو اس لشکر میں نہ تھا جس نے مقام موقان میں بکیر بن شداخ شہسوار کے سامنے سر جھکا دیا۔

مرویات حضرت بکر بن شداخ رضی اللہ عنہ

حضرت بکر بن شداخ اللیثی رضی اللہ عنہ سے صرف ایک ہی روایت مروی ہے جو کہ ذیل میں درج ہے:

”عن عبداللّٰہ بن یعلی اللیثی ان بکیر بن شداخ اللیثی وکان ممن یخدم النبی وھو غلام فلما احتلم جاء الی النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم فقال: یا رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم انی کنت ادخل علی اھلک وقد بلغت مبلغ الرجال فقال النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم: اللھم صدق قولہ ولقہ الظفر، فلما کان فی ولایۃ عمر وجد رجلا قتیلا یھودی فاعظم ذلک عمر وجزع وصعد المنبر فقال: اینما ولانی اللّٰہ واستخلفنی یفتک بالرجال؟ اذکر اللّٰہ رجلا کان عندہ علم الااعلمنی فقام الیہ بکر بن شداخ فقال: انا بہ، فقال: اللّٰہ اکبر بؤت بدمہ فھات المخرج فقال: بلی، خرج فلان غاز یا وکلنی باھلہ فوجدت ھذا الیھودی فی منزلہ وھو یقول:

واشعت غرة الاسلاة منی
خلوت بعرسه لیل التمام
ابیت علی ترائبها ویمسی
علی قود الاعنة والحزام
کان مجامع الربلات منها
فئام ینهضون الی فئام(۱۷)

(عبدالمالک بن یعلی اللیثی آپ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کیا کرتے تھے اور آپ رضی اللہ عنہ اس وقت بچے تھے مگر جب بالغ ہوئے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں اب تک تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر جاتا تھا مگر اب میں بالغ ہوگیا ہوں (اب نہیں جاسکتا) تو نبی کریم صلی اللہ وآلہ وسلم ان کی اس دیانت داری سے خوش ہوئے اور فرمایا اے اللہ ان کی بات کو سچا رکھ اور ہمیشہ انہیں کامیابی عطا کر۔ چنانچہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا دور خلافت آیا تو آپ رضی اللہ عنہ ایک یہودی کو قتل کر آئے۔ حضرت عمر کو یہ بات ناگوار گزری اور منبر پر چڑھ گئے اور فرمایا: کیا میری حکومت میں اور میری خلافت میں لوگ قتل کیے جائیں گے۔ میں اس شخص کو اللہ کی یاد دلاتا ہوں جسکے پاس یہ علم ہو کہ وہ مجھے رائے دے (کہ اس معاملہ میں کیا کرنا چاہیے) تو (اس کو سننے کے بعد) حضرت بکر بن شداخ کھڑے ہو گئے اور کہنے لگے کہ میں رائے دوں گا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ اکبر تو نے ہی خون کا وبال لیا اچھا اب تو ہی اپنی نجات کی سبیل بتا رہا ہے تو انہوں نے کہا کیوں نہیں، میں بتاتا ہوں تو انہوں نے کہا: فلاں شخص جہاد میں گیا ہے اور وہ اپنے اہل وعیال کو میری حفاظت میں دے گیا چنانچہ میں اس کے دروازے پر گیا تو میں نے اس کے گھر میں اس یہودی کو پایا اور وہ یہ کہہ رہا تھا: اسلام کی پیشانی میری وجہ سے غبار آلود ہوگئی، میں نے اس (مجاہد) کی بیوی سے ایک مکمّل رات خلوت کی۔ میں نے اس کے پہلو میں پوری رات گزاری اور اس کی شوہر تمام دن (جہاد میں) گووڑے کی باگ ڈور کھینچا کرتا ہے اور اسکی اٹھی ہوئی رانوں کے جھکنے سےمعلوم ہوتا تھا کہ گویا ایک گروہ دوسرے گروہ کی طرف جھک رہا ہے۔)

احادیث کی روشنی میں نقوش سیرت

- ☆ نابالغ بچہ گھر کے اندر خدمت سرانجام دے سکتا ہے۔
- ☆ خادم اگر بالغ ہو جائے تو گھر میں خدمت کے لیے اسے روک دیا جائے۔
- ☆ حق دفاع اور اسلام کی حفاظت وسلامتی کی خاطر اگر کوئی اہانت کرے تو اس سے نپٹنا چاہیے مگر ہر کوئی قانون کو ہاتھ میں نہیں لے سکتا۔

حوالہ جات

۱۔ (ا)اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابہ لعلی بن محمد الجزری المعروف بابن الاثیر (۵۵۵۔۶۳۰ھ) دارالشعب جلد۱، ص۱۲۹
(ب)الاصابۃ فی تمییز الصحابہ لاحمد بن علی بن حجر العسقلانی (۸۵۲ھ) تحقیق وتعلیق: عادل احمد عبدالموجود علی محمد معوض، تقدیم وتقریظ: محمد عبدالمنعم البری-عبد الفتاح ابوسنۃ- جمعہ طاہر النجار دارالکتب العلمیۃ بیروت لبنان، جزء۱،ص۳۱۲
(ج) معرفۃ الصحابہ لاحمد بن اسحاق بن مھران المعروف لابی نعیم الاصبہانی (۴۳۰ھ) تحقیق: محمد حسن محمد حسن اسماعیل،مسعد عبدالحمید السعدنی دارالکتب العلمیۃ، بیروت لبنان،جلد۱،ص۲۹۰
۲۔ (ا)الاصابۃ فی تمییز الصحابہ،جلد۱،ص۳۱۷
(ب)الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب لمحمد بن عبدالبر القرطبی (۴۶۳ھ) تحقیق وتعلیق: علی محمد معوض، عادل احمد عبدالموجود، تقدیم وتقریظ: محمد عبدالمنعم البری، جمعہ طاہر النجار، دارالکتب العلمیۃ بیروت لبنان، جزء۱، ص۲۱۶
۳۔ (ا)اسد الغابہ،جلد۱،ص۱۸۹ (ب)الاصابہ،جلد۱،ص۳۱۷
(ج)الاستیعاب، جلد۱،ص۲۱۶ (د)معرفۃ الصحابہ،جلد۱،ص۲۹۰
۴۔ اسد الغابہ،جلد۱،ص۱۸۹
۵۔ اسد الغابہ،جلد۱،ص۱۸۹
۶۔ الکہف: ۱۱۰
۷۔ معرفۃ الصحابہ،جلد۱،ص۲۹۱
۸۔ اسد الغابہ،جلد۱،ص۱۸۹
۹۔ جامع المسانید والسنن الھادی لاقوم سنن، ابن کثیر، اسماعیل بن عمر (۷۰۰۔۷۷۴ھ)، تعلیق وتخریج: عبدالمعطی امین قلعہ جی، دارالفکر بیروت، لبنان،۱۹۹۴م،جلد۱،ص۴۵۱
۱۰۔ (ا)جامع المسانید،جلد۱،ص۴۵۱ (ب)معرفۃ الصحابہ،جلد۱،ص۲۹۱
۱۱۔ (ا)معرفۃ الصحابہ،جلد۱،ص۲۹۱ (ب)جامع المسانید،جلد۱،ص۴۵۲
۱۲۔ (ا)اسد الغابہ،جلد۱،ص۲۴۰ (ب)الاصابہ،جلد۱،ص۴۵۳
(ج)معرفۃ الصحابہ،جلد۱،ص۳۶۷
۱۳۔ الاصابہ،جلد۱،ص۴۵۳
۱۴۔ اسد الغابہ،جلد۱،ص۲۴۱
۱۵۔ (ا)اسد الغابہ،جلد۱،ص۲۴۱ (ب)معرفۃ الصحابہ،جلد۱،ص۳۶۷
۱۶۔ (ا)الاصابہ،جلد۱،ص۴۵۳ (ب)اسد الغابہ،جلد۱،ص۲۴۱
۱۷۔ (ا)جامع المسانید والسنن، جلد۱،ص۳۱۸۔۳۱۹ (ب)معرفۃ الصحابۃ، جلد۱،ص۳۶۷